جنابِ احمد ندیم قاسمیؒ

نعت

جناب احمد ندیم قاسمی مرحوم کی وفات کی مناسبت سے ان کی شہرہ آفاق نعت نذر قارئین ہے۔

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

تہ بہ تہ تیرگیاں ذہن پہ جب ٹوٹتی ہیں
نور ہوجاتا ہے کچھ اور ہویدا تیرا

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے مری روح میں مینا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دست گیری مری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں' جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا

تو بشر بھی ہے' مگر فخرِ بشر بھی تو ہے
مجھ کو تو یاد ہے بس اتنا سراپا تیرا

میں تجھے عالمِ اشیاء میں بھی پالیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالمِ بالا تیرا

مری آنکھوں سے جو ڈھونڈیں' تجھے ہرسو دیکھیں
صرف خلوت میں جو کرتے ہیں نظارا تیرا

وہ اندھیروں سے بھی درّانہ گزر جاتے ہیں
جن کے ماتھے پہ چمکتا ہے ستارا تیرا

ندیاں بن کے پہاڑوں میں تو سب گھومتے ہیں
رہگزاروں میں بھی بہتا رہا دریا تیرا

شرق اور غرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا' ہزاروں کا سہی
اب جو تاحشر کا فردا ہے وہ تنہا تیرا

ایک بار اور بھی یثرب سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا